السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استاذِ گرامی قدر! مندرجہ ذیل حدیث کی رو سے راقم کو چند مسائل دریافت کرنے ہیں۔ امید ہے کہ آپ خصوصی شفقت فرمائیں گے۔

حَدَّثَنَا ہَنَّادٌ، نَا وَکِیعٌ، عَنْ مُوسٰی بْنِ عَلِیِّ بْنِ رِبَاحٍ، عَنْ اَبِیہِ، عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُہَنِیِّ قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَنْہَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیہِنَّ، اَوْ نَقْبُرَ فِیہِنَّ مَوْتَانَا۔ حِینَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَۃً، حَتّٰی تَرْتَفِعَ۔ وَحِینَ یَقُومُ قَائِمُ الظَّہِیرَۃِ، حَتّٰی تَمِیلَ۔ وَحِینَ تَضِیفُ لِلْغُرُوبِ، حَتّٰی تَغْرُبَ۔'

قَالَ اَبُو عِیسٰی: ہٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ۔ سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاہِیَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ... الخ، رقم: ۱۰۳۰، صحیح مسلم، رقم: ۸۳۱، سنن أبي داود، رقم: ۳۱۹۲

۔ اوقات منع میں فرضی نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ ۱

۔ ان اوقات میں سببی نماز کا کیا حکم ہے؟ ۲

۔ اس بارے میں مختلف ائمہ کے کیا اقوال ہیں؟ نیز ترجیح کس مذہب کو دی جائے گی؟ ۳

۔ ان اوقات میں نماز پڑھنے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ ۴

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فرض نماز ممنوع اوقات میں پڑھی جاسکتی ہے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (۱

مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً، اَوْ نَامَ عَنْہَا، فَکَفَّارَتُہَا اَنْ یُصَلِّیَہَا، اِذَا ذَکَرَہَا۔' صحیح البخاری، بَابُ مَنْ نَسِیَ صَلَاۃً فَلْیُصَلِّ إِذَا ذَکَرَ، وَلَا یُعِیدُ إِلَّا تِلْکَ الصَّلَاۃَ، رقم: ۵۹۷'

''یعنی ''جو کسی نماز کو بھول گیا یا اس سے سویا رہا پس اس کا کفارہ یہ ہے، کہ جب یاد آئے پڑھ لے۔

کا یہی مسلک ہے۔ یہ حدیث اور اس کی ہم معنی دیگر روایات ممانعت کی احادیث کی مخصِّص (خاص کرنے والی) ہیں۔ ''صحیحین'' کےS ظاہر ہے کہ حدیث ممنوع اوقات کو بھی شامل ہے۔ امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق علاوہ یہ الفاظ بھی وارد ہیں:

(فَوَقْتُہَا حِینَ یَذْکُرُہَا۔ لَا وَقْتَ لَہَا اِلَّا ذٰلِکَ' (المرعاۃ: ۱ ۴۰۰'

''اس سے معلوم ہوا کہ یہ وقت اس کی ادائیگی ہی کا ہے۔ نہ کہ قضاء کا۔

ممنوع وقت میں سببی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ ''وفد عبدالقیس'' سے مصروفیت کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کے بعد والی دو رکعتیں عصر کے بعد پڑھی تھیں۔ امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث (۲) کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مِنْہَا: اَنَّ الصَّلٰوۃَ الَّتِی لَہَا سَبَبٌ۔ لَا تُکْرَہُ فِی وَقْتِ النَّہْیِ۔ وَاِنَّمَا یُکْرَہُ مَا لَا سَبَبَ لَہَا' عون المعبود: ۱ ۴۹۱'

''اوقاتِ ممنوعہ میں سببی نماز جائز ہے، جب کہ بلا سبب ناجائز ہے۔''

اس بارے میں ائمہ کے مسالک مختلف ہیں۔ داؤد مطلقاً جواز کے قائل ہیں۔ جب کہ امام شافعی سببی کے جواز کے قائل ہیں اور امام ابو حنیفہ نے منع کا مسلک اختیار کیا ہے۔ سابقہ بحث کی بناء پر ترجیح اس کو ہے کہ ممنوع (۳) وقت میں سببی نماز پڑھنا جائز ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی مجموع فتاوی میں اسی مسلک کو اختیار کیا ہے۔ نوٹ: تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! (مرعاۃ: ۲ ۵۱

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:289

محدث فتویٰ